بسم الله الرحمن الرحیم

شعبه تحقیق ۱۰۱۷

سرشناسه : رضوی، سیدعابد، ۱۳۵۴-

عنوان و نام پدیدآور : مغربی تهذیب اور پاکستان

مشخصات نشر : قم: مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی‌الله‌علیه‌وآله، ۱۳۹۴.

فروست اصلی: مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی‌الله‌علیه‌وآله

پ ۱۳۹۴/۵/۳

فروست فرعی: معاونت پژوهش / ۲

شابک : ۸-۴۹۵-۱۹۵-۹۶۴-۹۷۸

وضعیت فهرست نویسی : فیپای مختصر

یادداشت : فهرستنویسی کامل این اثر در نشانی: http://opac.nlai.ir قابل دسترسی است.

یادداشت : اردو.

یادداشت : کتابنامه: ث. ۲۴۲-۲۴۷؛ همچنین به صورت زیرنویس.

شماره کتابشناسی ملی : ۳۸۰۴۹۶۰

مغربی تہذیب اور پاکستان

سیّد عابد رضوی

مرکز بین‌المللی
ترجمه و نشر المصطفیٰ ﷺ

مغربی تہذیب اور پاکستان

مولف: سید عابد رضوی

چاپ اول: ۱۳۹۴ش / ۱۴۳۶ق

ناشر: مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفیﷺ

● **چاپ:** نارنجستان ● **قیمت:** ۱۱۵۰۰۰ ریال ● **شمارگان:**۳۰۰

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

مراکز فروش:

● قم، چهارراه شهدا، خیابان معلم غربی(حجتیه)، نبش کوچه ۱۸. تلفکس: ۹_۳۷۸۳۹۳۰۵_۰۲۵

● قم، بلوار محمدامین، سه‌راه سالاریه. تلفن: ۳۲۱۳۳۱۰۶_۰۲۵ _ فکس: ۳۲۱۳۳۱۴۶_۰۲۵

pub.miu.ac.ir miup@pub.miu.ac.ir

ہم ان افراد کے قدرداں اور شکرگذار میں جنھوں نے اس کتاب کی ترتیب وتألیف میں زحمت فرمائی ہے

عرض ناشر

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا﴾ والصَّلوةُ والسَّلام عَلى النَبّي الأمين مُحَمد وَآلهِ الهُدَاة المَهدِيينَ وَ عِترَته المُنتَجبِين وَاللَّعنةُ عَلى اَعدَاء الدِين إلى قِيَامِ يَومِ الدِين.

اسلامی علوم کا قدیمی مرکز ''حوزہ علمیہ '' گذشتہ چودہ سو سال کے دوران اپنے بنیادی علوم جیسے فقہ، کلام، فلسفہ، اخلاق اور اپنے ضمنی علوم جیسے رجال، درایہ اور قضاوت وغیرہ کے بارے میں کئی مرتبہ نشیب و فراز سے دوچار ہوا ہے۔

انقلاب اسلامی ایران کی عظیم الشان کامیابی اور ارتباطات کے اعتبار سے دنیا کا گلوبل ویلیج ''Global village'' بننے کے بعد بے شمار سوالات خصوصاً علوم انسانی سے متعلق جدید معموں نے اسلامی مفکرین کی افکار کو اپنی گرفت میں لے لیا۔

موجودہ دور میں اسلامی حکومت کا نظام سنبھالنے اور پیچیدہ و مشکل امور کو اپنے ذمہ لینا ہی ایسی دشواریوں کا سبب بنا ہے۔

کیونکہ مملکت کا نظام چلانے کے لئے ہر جگہ اور ہر اعتبار سے دین اور سنت کی مکمل پاسداری کو ملحوظ رکھنا بہت ہی سخت اور مشکل کام ہے، اس لئے دین کے بارے میں بین الاقوامی معیار

کو مد نظر رکھتے ہوئے انتہائی دقت اور عقل سلیم کے ساتھ وسیع مطالعہ، جامع اور جدید تحقیقات اور عملی اقدام انتہائی ضروری ولازمی ہیں، ایسی صورت میں دینی محققین کو ہر طرح کے فکری اور تربیتی انحراف سے بچانا بہت اہم ہے۔

جس کی طرف اس شجرہ طیبہ کی بنیاد رکھنے والے تمام بزرگوں بالخصوص انقلاب اسلامی ایران کے عظیم الشان معمار حضرت امام خمینی اور مقام معظم رہبری حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ امام خامنہ ای مدظلہ العالی نے خاص توجہ دی ہے۔

اس سلسلے میں جامعۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ العالمیۃ نے اس اہم ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے حقیقی اسلام کے علوم ومعارف کی نشر واشاعت کے لئے مرکز بین المللی ترجمہ ونشر المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کی بنیاد رکھی ہے۔

فاضل محترم سیّد عابد رضوی کی یہ تحریری کاوش کسی حد تک ان اعلی مقاصد کے حصول کے لئے ایک اہم قدم ہے۔

آخر میں ہم ان تمام دوست واحباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جو اس کتاب کی نشر واشاعت میں شریک تھے کے شکر گذار ہیں، خداوند عالم ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

ارباب فضل ومعرفت سے گذارش ہے کہ ہمیں اپنے قیمتی مشوروں سے ضرور نوازیں۔

مرکز بین المللی

ترجمہ ونشر المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

فہرست مطالب

پیش لفظ ۹

پہلا باب: مغربی تہذیب کا تعارف ۱۵

۱. قدیم یونان یاماڈرن قدامت پرستی ۱۵

۲. تاریک دور [سنہ ۱عیسوی سے ۱۴۰۰ء تک] ۲۸

روم اور یورپ کی تشکیل ۲۸

قرون وسطی ۳۲

۳. نشأۃ ثانیہ [۱۴۰۰ سے ۱۸۰۰ تک] ۴۰

۴. جدیدیّت یا ماڈرن ازم [۱۸۰۰ء سے موجودہ دور تک] ۶۲

سیکولرازم اور سیکولرائزیشن ۶۳

ماڈرن دور کے اہم ترین اثرات ۶۶

۵. فلسفی اور جدیدیّت ۷۶

دوسرا باب: مغربی تہذیب کی یلغار ۸۵

مغرب میں مذہب سے نفرت کی اہم ترین وجوہات حسب ذیل ہیں: ۸۹

تہذیبی زوال کے اسباب کی تفصیل ۱۰۱

تیسرا باب: مغرب کے فلسفی اثرات ۱۰۷

۱. نیشنلزم اور پاکستان ۱۰۷

فرقہ واریّت ۱۱۱

۲. کیمونزم اور پاکستان ۱۱۲
۳. پوسٹ ماڈرن ازم اور پاکستان ۱۱۶
۴. لبرل ازم اور پاکستان ۱۲۰
ٹالرنس کی تعریف ۱۲۸
تساہل اور رواداری ۱۲۹

چوتھا باب: مغرب کے سیاسی اور ثقافتی اثرات ۱۴۱
۱. استعمار اور پاکستان ۱۴۱
۱۸۵۷ کی جنگ کے اسباب ۱۴۷
۲. نظام تعلیم اور پاکستان ۱۵۶
مغربی نظام تعلیم ۱۵۹
نصاب تعلیم ۱۶۳
تجاویز ۱۹۴
۳. سائنس اور پاکستان ۱۹۶

پانچواں باب: مغرب کے معاشرتی اثرات ۲۱۵
۱. قومی زبان اور پاکستان ۲۱۵
۲. قومی لباس اور پاکستان ۲۲۷
نتیجہ ۲۳۷

حوالہ جات ۲۴۳

پیش لفظ

کتاب میں چند اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں جو کہ ہو سکتا ہے قارئین کے لیے زیادہ مانوس نہ ہوں لہٰذا ان کا مختصر ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے:

۱. ازم: فکری مکتب اور نظریّے کو کہا جاتا ہے مثال کے طور پر سوشل ازم سے مراد اشتراکیت کا نظریہ ہے ۔

۲. سنہری دور: میلاد مسیح سے پہلے ،پرانے یونان کا دور جو کہ افلاطون اور ارسطو کا زمانہ تھا۔

۳. تاریک دور: میلاد مسیح سے لے کر ۱۴۰۰ ءتک کا یورپی دور ، جس میں یورپ پر پادریوں کی بالادستی قائم تھی۔

۴. نشأۃ ثانیہ: ۱۴۰۰ عیسوی سے لے کر ۱۸۰۰ ءتک کا دور ،جس میں یورپ نے انگھڑائی لے کر سائنسی طور پر ترقی کی، یہ مذہب کے خلاف بغاوت کا دور ہے ۔

۵. ماڈرن ازم: جدیدیّت کا دور، جو ۱۸۰۰ ء سے لے کر موجودہ دور تک شامل ہے، پوسٹ ماڈرن، یعنی مابعد جدیدیت، جو کہ ۱۹۵۰ ء کے بعد کے زمانے پر مشتمل دورانیہ ہے ،جس میں کسی حد تک ماڈرنزم پر تنقید کی گئی ہے۔

۶. کیمونزم: اشتمالیّت کا نظریہ جس کی رو سے شخصی ملکیّت اور مذہب کی نفی کی جاتی ہے یہ

نظام ۱۹۱۷ سے ۱۹۹۰ ء تک روس پر حاکم تھا،اب صرف کیوبا اور شمالی کوریا میں حاکم ہے جبکہ اس نظام کی اصلاح شدہ شکل ماؤازم کے نام پر چین میں حاکم ہے۔

۷. لوتھر ازم: مارٹن لوتھر ایک پادری تھا جس نے کیتھولک چرچ اور پوپ کے بے حدّ اختیارات کی نفی کی اور پروٹسٹنٹ یعنی اعتراض کرنے والا کہلایا،اس کے ماننے والے فرقے کو پروٹسٹنٹ کہتے ہیں جن کا مرکز جرمن ،فرانس اور اینگلو سیکسن (برطانیہ، کینیڈا،امریکہ،آسٹریلیا) ممالک ہیں۔

۸. ایسٹ انڈیا کمپنی:برطانیہ کی ملٹی نیشنل کمپنی جو کہ تجارت کے بہانے ہندوستان میں آئی اور بعد میں متحدہ ہندوستان پر قابض ہوگئی

۹. تاج برطانیہ:انگلستان کی شاہی حکومت۔

۱۰. لبرل ازم: اباحیّت پسندی-بے پدر ومادر آزادی کا قائل ہونا جو کہ مغرب زدہ ہونے کی علامت ہے۔

۱۱. گلوبلائزیشن:جہانگیریّت-عالمگیریّت،ساری دنیا کا ایک جیسا ہوکر مغربی رنگ میں رنگے جانا۔

۱۲. مگنا کارٹا:برطانیہ کا سیاسی اصلاحات پر مبنی منشور جس کی رو سے بادشاہ کے اختیارات کم کرکے پارلیمنٹ کو سونپ دیے گئے یہی منشور ڈیموکریسی کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔

۱۳. ہیومن ازم (humanism): خدائی اختیارات کی نفی کرکے ان کا انسان کے لیے قائل ہونا۔

۱۴. تنویری فلسفہ: والٹیئر جیسوں کا روشن خیال فلسفہ ،جس کی رو سے مذہب کے خلاف بغاوت کا اعلان ہوا۔

۱۵. مغرب زدہ: جیسا کہ جنّ زدہ جس کے اندر انگریز جنّ (باہر والی شی) حلول کر جائے وہ جب بولتا ہے تو گویا انگریز بول رہا ہے وہ جب لکھتا ہے تو گویا انگریز لکھ رہا ہے وہ اپنے مسائل بیان نہیں کر سکتا کیونکہ وہ خوفزدہ ہے اسکو انگریز کا سایہ ہوگیا ہے وہ انگریز کے مسائل

بیان کرتا ہے وہ اپنے لوگوں کو اپنی مٹی کو انگریز کی عینک سے دیکھتا ہے- اسے علاج کے لئے جس ملّا کے پاس لے کر گئے ہیں وہ طالبانی تھاملّا نے اس بے چارے پر تشدد کیا ہے اب وہ اسلام سے بھی ڈرتا ہے-

مغرب کو ایک دریا سے تشبیہ دی جاسکتی ہے جس کا اصلی سر چشمہ قدیم یونان اور روم ہے یہ دریا وہاں سے نکلتا ہوا چودہ سو سالہ تاریک دور میں داخل ہو جاتا ہے جہاں روشنی کا فقدان ہے غروب ہی غروب، یعنی مغرب میں مغرب ہے اس دور سے گزرتا ہوا یہ دریا بپھرتا ہوا ایک خاص فضا میں قدم رکھتا ہے جسے نشأۃ ثانیہ کہتے ہیں ،اس کے بعد اس دریا میں چھوٹے چھوٹے نالے بھی آ گرتے ہیں ایک نالہ مذہبی اصلاحات لوتھرازم کا ہے دوسرا نالہ خالص مادّہ پرستی پر مبنی فلسفے کا ہے، تیسرا نالہ صنعتی انقلاب کا ہے چوتھا نالہ سامراجیّت کا ہے جس سے اس دریا کے بہاؤ میں مزید تیزی آئی، پھر برطانوی سیاسی اصلاحات کا نالہ انقلاب فرانس سے مل کر اس دریا میں آ گرا، پھر اس دریا میں امریکہ ، کینیڈا اور آسٹریلیا کی دولت کے نالے بھی آ گرے اب یہ دریا مذکورہ ندی نالوں کی آمیزش سے مل کر بہت بڑا ہو چکا ہے جس کا مذہب مفاد پرستی، راگ پاپ، رنگت گوری اور دل کالا ہے جو کسی کا دوست نہیں،اب یہ دریا سمندر بن کر بپھرتا، اچھلتا خطرناک سونامی کی شکل اختیار کر چکا ہے اس کی راہ میں جو بھی ہے اسے بہا کر لے جا رہا ہے،آج سے ایک سو بیس سال پہلے اکبر الہ آبادی کو اسلامی تہذیب اسی مغرب کے ثقافتی نرغے میں گھری ہوئی دکھائی دے رہی تھی اس نے کہا تھا:

ہماری اصطلاحوں سے زباں ناآشنا ہوگی — لغات مغربی بازار کی بھاشا میں ضم ہونگے
نہ پیدا ہوگی خط نسخ سے شان ادب آگیں — نہ نستعلیق حرف اسطرح سے زیب رقم ہونگے

اور علامہ اقبال نے یورپ دیکھ کر آج سے ایک سو سال پہلے ہمیں خبر دار کر دیا تھا کہ :

یہ کوئی دن کی بات ہے اے مرد ہوشمند — غیرت نہ تجھ میں ہوگی نہ زن اوٹ چاہے گی
آتا ہے اب وہ دور کہ اولاد کے عوض — کونسل کی ممبری کے لیے ووٹ چاہے گی

ہم نے ان بزرگوں کا کہنا نہ مانا اور آج تہذیبی ذلّت اور خواری کا سامنا کر رہے ہیں لیکن اب بھی وقت باقی ہے کہ ہم اپنی اصلاح کر لیں ورنہ مغرب پرستی ہمارا مقدر ٹھہرے گی

جیسا کہ اب ہمارے بچے ہماری زبان، لباس اور ثقافت سے رفتہ رفتہ دور ہو رہے ہیں، مغربی ثقافت نے انتہائی طاقتور تہذیب بن کر استعمار کی شکل میں دوسرے ممالک پر قبضے کیے اور دوسری اقوام کی لوٹ مار کی، اس لوٹ مار میں تہذیبی اساسے بھی شامل تھے مغرب والے دنیا کی مختلف تہذیبوں کی باقیات اپنے عجائب گھروں میں لے گئے اور ان کی وراثت کے دعویدار بن بیٹھے انہوں نے دوسری تہذیبوں کی مختلف چیزوں کو اپنی تہذیب میں جذب اور پھر ہضم کیا اب مغربی تہذیب دوسری تہذیبوں پر بالادستی کی دعویدار ہے اس ثقافت کا دوسرا نام ماڈرن ازم ہے اب یہ ایک زور دار طوفان کی شکل اختیار کر چکی ہے یہ طوفان جدھر کا رخ کرتا ہے وہاں کی رسوم واقدار کو نیست و نابود کر دیتا ہے اس طوفان کو بپا کرنے والا ایک شیطان ہے جس کا نام ہیومن ازم (humanism) ہے ہیومن ازم ،فرعون کی طرح خدائی کا دعویدار ہے یہ شیطان، خدا کے اختیارات کی نفی کرتا ہے اور ان پر قبضہ کرنے کا دعویدار ہے ہم اس طوفان کے سارے جوانب سے باخبر ہوئے بغیر اس کا کبھی بھی مقابلہ نہیں کر سکتے لہٰذا اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ جذبات سے بالاتر ہو کر مغرب شناسی پر روشنی ڈالنے کے بعد مغرب کی ثقافتی یلغار کی تشریح کی جائے اور اس کے پاکستان پر منفی اثرات کی نشاندہی کی جائے دراصل ایک طالب علم ہونے کے ناطے روزانہ چند گھنٹے کتب خانے میں گزارنا پڑتے ہیں تو وہاں ہر قسم کے موضوع پر مطالعہ کرنے کا اتفاق ہوتا ہے کچھ موضوعات کو میں نے قلم بند کیا جن میں سے مغربی اور کچھ مسلمان فلاسفہ پر یونانی فلسفے کے منفی اثرات تھے مذکورہ موضوع میں چار سو صفحات پر مبنی کتاب چھپوائی جس کا نام "کنکاشی در تبار فلسفہ یونان" تھا چونکہ مذکورہ موضوع کا مطالبہ اور اصرار قم کے علمی حلقوں کی طرف سے تھا لہٰذا اس کتاب کو دس سال پہلے میں نے فارسی زبان میں شایع کروایا جس کا ترجمہ عربی زبان میں بھی ہو چکا ہے اس کے بعد علامہ اقبال اور مغرب زدگی کے موضوع پر فارسی میں ڈیڑھ سو صفحات لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی آجکل فقہی قواعد کی تشریح و تنقید پر عربی زبان میں کام شروع کر رکھا تھا جس کے لیے لمبا عرصہ در کار ہے ، میرے کچھ دوستوں نے مغربی تہذیب کے موضوع پر میرے نوٹس دیکھ کر مجھے

مشورہ دیا کہ اس موضوع کو کتابی شکل دے دوں تا کہ دوسروں کے لیے بھی قابل استفادہ ہوسکے، میں نے ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس کتاب کو مرتب کرنے کا ارادہ کیا جو کہ دو جلدوں پر شامل ہے اور اس کی پہلی جلد پیش کی جارہی ہے لیکن چونکہ میں بچپن سے ایران میں مقیم ہوں اور یہاں اردو میں ذخائر نہیں ملتے لہٰذا موضوع کو استخراج اور اس پر غور و فکر کرکے اضافہ کرنا، موضوع کو پروان چڑھانا اور پھر اردو زبان میں پیش کرنا نہایت ہی مشکل کام تھا لیکن :

صرف چلنے کی خوشی تحفۂ منزل ہے عدم　　　راستے تو سبھی دشوار ہوا کرتے ہیں

سیّد عابد رضوی